شانِ اولیاء

کاوش:
محمد قمر الزمان

جامعہ شیخ الاسلام
تعلیم القرآن والحدیث
0300 6661755

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان الٰہی

انا العلیم و یحب العالم

میں علیم ہوں اور اہل علم سے محبت کرتا ہوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

النظر الی العالم عبادۃ

عالم دین کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے

(زماں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا

اے پناہِ جہاں سلامُ علیک
تکیۂ بیکساں سلامُ علیک

منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدْنیٰ
گردِ راہ کہکشاں سلامُ علیک

اے نسیمِ سحر زمورِ حقیر
باسُلیماں رساں سلامُ علیک

من فتادہ بخاک کوئے تو اَم
خُذْ یدِیْ اے جواں سلامُ علیک

لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم
لُطف شایانِ شاں سلامُ علیک

برہمہ آلِ پاک و اصحابش
فخرؔ ہر دم بخواں سلامُ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی
سیال شریف

انتساب

بصد ادب و خلوص

نہایت ہی مشفق و مہربان

استاذ محترم و مکرم کے نام

☆.. جن کا روشن چہرہ.......... جو ماحول کو منور کر دے

☆.. عقابی آنکھیں.......... جن میں ایمان کی چمک

☆.. نور بکھیرتی ہوئی کشادہ پیشانی.......... جس پہ سجدوں کے نشان

☆.. سیاہ داڑھی میں جھلملاتے سفید بال.......... ایسے خوبصورت جیسے کالی برکھا میں سفید کبوتر محوِ پرواز ہوں

☆.. موتیوں کی طرح لڑیوں میں پروئے ہوئے آبدار دانت.......... جنہیں دیکھ کر ستاروں کی چمک یاد آئے۔

☆.. رسیلے ہونٹ.......... جن سے خطابت کا رس ٹپک ٹپک کر.......... الفاظ کے دوش پر بیٹھ کر سامعین کے کانوں میں اترتا جائے

☆.. میانہ قد..........

☆.. گوری رنگت..........

☆.. دلکش نقوش..........

☆.. من موہنی صورت..........

☆.. اک پیکرِ رعنائی و زیبائی.......... جیسے کسی مصور کا شہ پارہ ہو

☆.. چلنے میں وقار..........

☆.. بیٹھنے میں افتخار..........

☆.. اٹھنے میں یلغار..........

☆.. ملنے میں انکسار..........

☆.. ہر پہلوئے شخصیت چمکدار..........

☆.. خاموشی میں آب رواں کا ترنم..........

☆.. بولنے میں غنچوں کی چٹک..........

☆.. مسکراہٹ میں کلیوں کا تبسم..........

☆.. خوشی میں گلاب کے اس پھول کی مانند.......... جسے باد صبا گدگدا رہی ہو۔

☆.. غمی میں.......... دریا سکوت

☆.. غصہ میں.......... سمندر کا تلاطم

☆.. سادگی میں.......... بنارس کی صبح

☆.. سامعین میں ان کی موجودگی.......... ستاروں کے جھرمٹ میں چودھویں کا چاند

☆.. ان کے الفاظ.......... جگنوؤں کا چراغاں

☆.. ان کے فقرے.......... ستاروں کی قندیلیں

☆.. ان کے اشارے.......... شمشیر مومن کی کاٹ

☆.. ان کی خطابت.......... بحر جوش کا مدوجزر

☆.. ان کے خطاب کا تسلسل.......... رنگین تتلیوں کا بادل

☆.. ان کی نظروں میں.......... نشان منزل یعنی....... مدینہ منورہ

☆.. ان تمام اجزاء کو جب ہم اکٹھا کرتے ہیں.......... تو جو شخصیت معرض

☆.. وجود میں آتی ہے زمانہ اسے..........

استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کے نام سے پکارتا ہے۔

شان اولیاء

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوۃ والسلام علےٰ

سید المرسلین خاتم النبیین عالم الاولین والاخرین مالک

السموات

والارض الذی کان نبیا وادم بین الماء والطین وعلی اله واصحابه

وازواجه وبنته واولیاء امته اجمعین

الی یوم الدین

اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء الله لاخوف علیهم ولا هم یحزنون

محبت وعقیدت سے درودوسلام

الصلوٰة والسلام علیک یاسیدی یا رسول الله

وعلی الک واصحابک یا سیدی یا حبیب الله

محترم سامعین کرام! اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ شعبان المعظم ہے اس میں

☆ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت خواجہ امنگی رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت خواجہ ناصر دہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت شاہ محمد عبدالوالی رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت محدث اعظم پاکستان رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت علامہ ابوالحسنات قادری رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ مولانا غلام دین لاہوری رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت خواجہ قطب جمال پانسوی رحمتہ اللہ علیہ۔

☆ حضرت حاجی غائب شاہ رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء کرام کے اعراس مبارکہ بڑی دھوم دھام اور عقیدت و احترام سے منعقد ہوتے ہیں۔ اس لئے مناسب سمجھتا ہوں کہ عظمت اولیاء کرام کے موضوع پر ہی خطبہ دیا جائے۔

محترم ومعزز سامعین کرام! اولیا کاملین علیہم الرحمتہ کی شان وعظمت کا تذکرہ صرف اہل سنت و جماعت ہی نہیں کرتے۔ قرآن پاک کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ خالق ہو کر اپنے اولیاء کی شان اور عظمت بیان فرما رہا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ''سن لو بے شک اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں'' (پ ۱۱ ع ۱۲)۔

اسی طرح ایک دوسری مقام پر ارشاد فرمایا۔ لایستوی اصحب النار واصحاب الجنۃ اصحب الجنۃ ھم الفائزون ''دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی مراد کو پہنچے'' (پ ۲۸ ع ۶)۔ اسی طرح قرآن پاک میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کی عظمت و رفعت کا بیان فرمایا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ اولیاء کاملین کی شان بیان کرنا سنت خداوندی ہے۔ احادیث مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو راحت دو جہاں ﷺ نے بھی اولیاء اللہ کی عظمت و رفعت بیان فرمائی

ہے۔ مشکواۃ شریف ص ۵۸۳' اشعۃ اللمعات فارسی' مرقات شریف' مظاہر حق میں ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ میں نے محبوب کبریا ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔الابدال یکونون بالشام وھم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدال اللہ مکانہ رجلا یسقیٰ بھم الغیث وینصر بھم علی الاعداء ویصرف عن اھل الشام بھم العذاب ''ابدال شام میں ہوں گے' وہ چالیس مرد ہیں۔ جب ان میں ایک انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو مقرر کر دیتا ہے ان کی برکت سے بارشیں برستی ہیں۔ ان کے ذریعہ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے ان کی برکت سے شام والوں سے عذاب دفع ہوتا ہے۔''

دیوبندی اور غیر مقلدین' جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے متفقہ مجدد مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی اپنی کتاب منصب امامت فارسی ص ۳۵ پر یہ حدیث ان الفاظ میں درج کی ہے۔فی الشام ان فیھا ابدالا بھم یمطر اھل الارض وبھم یرزقون وبھم ینصرون من اعدائھم ''ملک شام میں ابدال ہیں۔ان کی وجہ سے زمین والوں پر بارش ہوتی ہے اوران کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے اوران کی وجہ سے ان کی دشمنوں پر نصرف حاصل کی جاتی ہے۔''

محترم سامعین کرام! آپ نے سنا کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے بھی اپنی امت کے اولیاء اللہ کی شان اور برکات بیان فرمائیں ہیں۔ابدالوں کی وجہ سے زمین والوں پر بارشیں' دشمنوں پر فتح ونصرت اور دنیا والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ جب اولیاء اللہ کا یہ مقام ہے تو انبیاء کرام' مرسلین عظام اور سید المرسلین محبوب دو جہاں ﷺ کی شان اور برکات تو ان سے کہیں ارفع واعلیٰ ہیں۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت' امام اہل سنت' مجدد دین وملت مولنا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمتہ نے کیا خوب فرمایا۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی

تفسیر ابن جریر جلد ۱۱ اور مشکوۃ شریف ص ۴۱۹ پر اور تبلیغی جماعت کے مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری کی کتاب فضائل ذکر ص ۳۹ میں بھی ہے۔

☆ ولی کی شان

رحمت دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا الا انبئکم بخیارکم کیا میں تم کو نیک بندوں کی علامات کی خبر نہ دوں؟ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ بلی یارسول الله کیوں نہیں یارسول اللہ! خبر دیجئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ خیارکم الذین اذا روا ذکر الله تم سے بہترین وہ لوگ ہیں جن کو دیکھنے سے خدا یاد آجائے۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے۔ مشکوۃ شریف ص ۵۷۹' جامع ترمذی جلد ۲ محدث بیہقی نے دلائل النبوۃ میں درج فرمائی ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ راحت جاں ﷺ نے فرمایا کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یوبہ لہ بہت سے پریشان حال غبار میں اٹے ہوئے' پرانے کپڑے والے جن کی پروانہ کی جائے۔ لو اقسم علی الله لابرہ اگر اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پوری کردے۔ مولنا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی لئے فرمایا ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

محترم سامعین کرام! اسی طرح کتب احادیث و تفاسیر میں اولیاء اللہ کی عظمت و رفعت کی احادیث مبارکہ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ بہرحال اپنے دعوے کی دلیل کے لئے دو آیات اور دو احادیث میں نے پیش کی ہیں۔ جس سے واضح ہے کہ اولیاء اللہ کی عظمت و رفعت کا بیان کرنا اللہ کریم کی اور محبوب کریم ﷺ کی سنت ہے۔ لیکن نا معلوم بعض حضرات شان ولائت بیان کرتے کیوں کتراتے ہیں۔ دراصل ان کے نزدیک

اولیاء کرام کی عظمت بیان کرنے سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان میں فرق آجاتا ہے۔ حالانکہ یہ ان کا ناقص خیال ہے اگر عظمت اولیاء سے عظمت خداوندی میں فرق آتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بیان نہ فرمایا بلکہ عظمت اولیاء سے اللہ تعالیٰ کی عظمت و رفعت مزید عیاں ہوتی ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں اور مقبولوں کو یہ عظمت عطا فرمائی ہے۔ یہ قوت اور طاقت عطا فرمائی تو خود اللہ تعالیٰ کی عظمت و رفعت اور اس کی طاقت اور قوت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے ہی قوت اور طاقت اور مقام عطا فرمایا ہے' میاں صاحب عارف کھڑی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی واضح الفاظ میں اپنے شعر میں اس عقیدہ کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
رب ولی نوں طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹ دے

مولنا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی مثنوی شریف میں فرمایا ہے۔

اولیاء راہست قدرت از الٰہ
تیر جستہ باز گردانند ز راہ

☆ ایک الزام کا جواب

بعض حضرات یہ الزام لگاتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت اولیاء اللہ کو خدا سمجھتے ہیں حالانکہ سراسر کذب اور جھوٹ ہے۔ اہل علم حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اولیاء اللہ کا معنیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دوست' یہ مضاف اور مضاف الیہ ہے۔ کا۔ کے۔ کی' اضافت کی علامت ہے۔ اہل علم کو معلوم ہے کہ مضاف اور مضاف الیہ میں تغایر ہوتا ہے۔ یہ دونوں ایک نہیں ہوتے۔ اولیاء کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے تو واضح ہوا کہ اولیاء اور اللہ ایک نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات الگ ہے اور اولیاء کی ذات الگ۔

☆ مثال

اس حقیقت کو ایک مثال سے سمجھاتا ہوں تاکہ مزید آسانی ہو جائے۔ مثلاً مسجد کا لاؤڈ سپیکر میں مسجد مضاف الیہ ہے اور لاؤڈ سپیکر مضاف ہے۔ کیا مسجد اور لاؤڈ سپیکر دونوں ایک ہیں بالکل نہیں۔ مسجد اور ہے لاؤڈ سپیکر اور ہے۔ اسی طرح اولیاء اللہ میں اولیاء مضاف اور اللہ مضاف الیہ ہے جس سے عیاں ہے کہ اولیاء خدا نہیں بلکہ خدا کے مقبول اور پیارے ہیں۔

لہذا جو یہ کہتے ہیں کہ اہل سنت و جماعت اولیاء کو خدا سمجھتے ہیں۔ صریحا الزام ہے مگر اولیاء اللہ کی شان سننے اور سنانے سے کسی کو چڑ ہے تو اس کا علاج کسی کے پاس نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کے تصرفات اور کمالات بیان فرمائے ہیں۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام کے امت کے ولی آصف بن برخیا کا تصرف اور قوت کا ذکر ہے علامہ نیشاپوری نے اپنی تفسیر کے صفحہ ۶ جلد نمبر ۱۵ پر لکھا ہے کہ وہ تخت ملک یمن میں تھا اور حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے درباری ملک شام میں تھے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ یاایھا الملؤا ایکم یاتینی بعرشھا قبل ان یاتونی مسلمین ''اے درباریوں تم میں کون ہے کہ وہ اس (ملکہ بلقیس) کا تخت میرے پاس لائے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں''۔

☆ تخت کیسا تھا

غیر مقلدین حضرات کے مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی اپنی تفسیر ترجمان القرآن ص ۱۴۳ پر لکھتے ہیں کہ اس تخت پر ملکہ بلقیس اجلاس کیا کرتی تھی۔ وہ سونے اور قسم قسم کے موتیوں سے جڑا ہوا تھا۔ اس کے دونوں کناروں پر یاقوت اور زمرد مغزی

کی طرح لگا ہوا تھا۔ منقش تھا وہ تخت اسی گز لمبا اور چالیس گز چوڑا تھا۔ چھ سو عورت اس کی خدمت کے واسطے مقرر تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے درباریوں میں سے عفریت جن نے عرض کی۔ قال عفریت من الجن انا اتیك به قبل ان تقوم من مقامك "ایک عفریت جن بولا کہ وہ تخت حضور میں حاضر کروں گا قبل اس کے حضور اجلاس برخاست کریں۔" مفسرین کرام نے من مقامك سے مراد مطلقا بیٹھنا بھی لیا ہے۔ سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے بھی جلدی تخت چاہتا ہوں۔

☆ عارفانہ نکتہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملکہ بلقیس اتنے مختصر وقت میں پہنچ بھی نہیں سکتی تھی مگر سلیمان علیہ السلام نے یہ نہ فرمایا۔ اچھا لے آؤ۔ فرمایا اس سے بھی جلدی تخت چاہئے اس سے عیاں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جانتے تھے کہ میرے درباریوں میں اس سے جلدی تخت لانے والے موجود ہیں۔ چنانچہ قران کریم میں ہے۔ قال الذین عندہ علم من الکتب انا اتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك "اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کروں گا آنکھ کی ایک پل مارنے سے پہلے۔" مفسرین نے اس شخص کا نام آصف بن برخیا بیان فرمایا ہے اور یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا کاتب بھی تھا۔

سامعین کرام! خود اندازہ فرمائیں کہ پہلے جس نے کہا تھا عفریت جن تھا مگر یہ انسانوں میں سے نہ تھا' بشروں میں سے نہ تھا۔ ہوسکتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جن سے اس لئے تخت نہ منگوایا ہو کہ بعد میں آنے والے لوگ یہ نہ کہیں کہ جن میں

طاقت ہوسکتی ہے جن تخت لاسکتا ہے مگر ولی اللہ (انسان) نہیں لاسکتا۔لوگوں پر ولی اللہ کی قوت اور تصرف واضح کرنے کیلئے آصف سے تخت منگوایا ہو۔قران پاک میں ہے فلما راٰہ مستقرا عندہٗ۔ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا تو فرمایا ھذا من فضل ربی یہ میرے رب کے فضل میں سے ہے۔

محترم سامعین کرام! حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے امت کے ولی اللہ کے تصرف، کمال، قوت اور طاقت کو دیکھ کر جو الفاظ اپنی زبان مبارک سے فرماتے وہ ہیں ۔ھذا من فضل ربی معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی قوت وتصرف اور طاقت دیکھ کر اللہ کا شکرادا کرنا، اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل قرار دینا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے مگر جو اس کو شرک قرار دیتے ہیں۔ان کو اپنے نظریہ اور عقیدہ باطلہ سے توبہ کرنی چاہئے اور وہ عقیدہ اختیار کرنا چاہئے جو انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو دعا تعلیم فرمائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ''ہمیں سیدھے راستے پر چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا۔'' انبیاء کرام علیہم السلام انعام والے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے ومن یطع اللہ والرسول فأولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھدآء والصلحین وحسن اولئك رفیقا ''اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔'' الحمد للہ رب العالمین۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد اور نظریات انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے عقائد کے مطابق ہیں۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

☆ مخلوق سے مدد مانگنا عاشقانہ نکتہ

سامعین کرام! انہیں آیات طیبات پر مزید غور فرمائیں تو ایک اور حقیقت آشکارا ہو گی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جیسے جلیل المرتبت پیغمبر ہوا جن کے تابع تھی وہ اپنے درباریوں سے فرمارہے ہیں۔یاایھا الملؤا ایکم یاتینی بعرشھا "اے درباریو تم میں سے کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لائے۔" اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے مدد مانگنا شرک ہوتا جیسا کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگ کہتے پھرتے ہیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام کبھی بھی اپنے درباریوں سے تخت لانے کا نہ فرماتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت لانے کا فرمانا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولنا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے۔

حاکم حکیم دادو دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراذ کس آئیت خبر کی ہے

محترم سامعین کرام! یہ سارا بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں اپنے اولیاء کے تصرف اور قوت کا ذکر فرمایا ہے۔اگر اولیاء کی طاقت اور تصرف کا ذکر کرنا اور اس کو تسلیم کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی قرآن کریم میں بیان نہ فرماتا۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب النخب صفحہ ۷۱ میں لکھا ہے کہ اور جاننا چاہئے کہ بعض اولیاء اللہ سے بعد انتقال کے بھی تصرفات وخوارق سرزد ہوتے ہیں اور یہ امر معنی حد تواتر تک پہنچ گیا ہے۔

☆ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

جمیعت اہلحدیث کے مرکزی ناظم اعلیٰ حافظ ساجد میر کے دادا جان مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اپنی کتاب سراجا منیرا کے صفحہ ۴۔۴۲ پر لکھتے ہیں کہ از خواجہ محمد یحیٰ پسر خواجہ عبید اللہ احرار (قدس اللہ تعالیٰ اسرارھما) کہ ارباب تصرف بر نوع اند بعضے ماذون و مختار کہ باذن حق سبحانہ وتعالیٰ و باکتیار خود ہر گاہ کہ خواہند تصرف کنند وادرا بمقام فنا و بیخودی رسانند۔

اور حضرت محمد یحیٰ بن حضرت خواجہ عبید اللہ احرار (قدس اللہ تعالیٰ اسرارھما) سے منقول ہے کہ اصحاب تصرف کئی قسم پر ہیں۔ بعضے ماذون ومختار ہیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کے اذن سے اور اپنے اختیار سے جب چاہتے ہیں تصرف کرتے ہیں اور اس (طالب) کو مقام فنا و بیخودی پر پہنچا دیتے ہیں۔

تھانوی صاحب اور امیر صاحب کی اس عبارت کو بار بار پڑھیے اور فیصلہ کیجئے کہ جو لوگ اولیاء کاملین کے تصرفات کے قائل حضرات پر کفر وشرک کے فتووں کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ ان کے اس فتوے کی رو سے ان کے اپنے اکابر بھی محفوظ نہیں رہتے۔

اب حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد پیش کرتا ہوں جو کہ آپ نے اپنی کتاب کشف المحجوب شریف کے صفحہ ۴۰۹۔۴۱۰ پر تحریر فرمایا ہے۔ سنیئے اور اپنے مسلک کی حقانیت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے۔ فرماتے ہیں۔

اہل طریقت میں مشہور ہے کہ اوتاد ہر شب میں تمام جہان کی سیر کرتے ہیں اور اس سیر میں جو جگہ ان کی سیر سے رہ جاتی ہے وہاں لازمی طور پر خلل واقع ہوتا ہے تو وہ اسی وقت قطب مدار کو حکم کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے توجہ اور ہمت اس طرف مبذول کرے اور وہ خلل ونقصان ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ زائل فرمادے۔

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے ارشاد سے واضح ہے کہ اولیاء اللہ جہاں

چاہیں تشریف لے جاتے ہیں' تمام جہاں کی سیر کرتے ہیں۔ آپ سبھی حضرات جانتے ہیں کہ داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ کوئی آج کی شخصیت نہیں۔ آپ کی ولادت پانچویں صدی ہجری میں ہوئی۔ دیوبندی اور غیر مقلد وہابی اکابر بھی داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اولیاء کبار میں شمار کرتے ہیں۔ بلکہ قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب عالم برزخ میں لکھا ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی عمر کے آخری دنوں میں داتا صاحب کے مزار پر حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ داتا صاحب تو بڑے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ میں نے ان کے مزار پر ہزارہا ملائکہ کو ہاتھ باندھے کھڑا دیکھا ہے۔

جان من! جب داتا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ شان ہے۔ تو وہ فرماتے ہیں کہ اوتاد ہر شب میں تمام جہان کی سیر کرتے ہیں اور دنیا پر امن ان کی توجہ اور نگاہ کرم سے ہوتا ہے۔ معلوم ہوا اس عقیدہ کو شرک قرار دینا سب سے بری گمراہی اور بے دینی ہے۔

آیئے اب حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ کا ہی تحریر کردہ ایک واقعہ آپ کو سنتا ہوں۔ سنیئے اور اپنے عقیدہ میں مزید پختگی پیدا کیجئے۔ کشف المحجوب شریف صفحہ ۱۴۰۔۱۴۱ میں حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر وراق ترمذی علیہ الرحمتہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت محمد بن علی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کہ اے ابوبکر! وراق ہم تجھے آج ایک جگہ لے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور کا جہاں حکم ہو۔ میں وہاں چلا جاؤں گا۔ چنانچہ حضرت محمد بن علی علیہ الرحمتہ کے ساتھ چلا اور تھوڑی دیر ہی چلا تھا کہ ایک جنگل نظر آیا۔ جو دشوار گزار تھا اور اس کے اندر ایک زریں تخت بچھا ہوا دیکھا اور ایک سبز درخت کے نیچے ایک چشمہ جاری نظر آیا اور ایک بزرگ دیکھے جو اس تخت پر نہایت شاندار لباس میں تشریف فرما تھے۔

حضرت محمد بن علی علیہ الرحمتہ ان کے نزدیک پہنچے تو وہ بزرگ اٹھے اور آپ کو اس تخت پر بٹھالیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ہر طرف سے لوگ آنے شروع ہو گئے۔ حتی کہ چالیس آدمی اس جگہ جمع ہو گئے۔ پھر انہوں نے جو تخت زریں پر جلوہ افروز تھے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ یکا یک کچھ کھانے کی چیز آ گئی۔ ہم سب نے اسے کھایا۔ پھر حضرت محمد بن علی ترمذی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے کوئی سوال کیا۔ انہوں نے بہت تفصیل سے اس کا جواب دیا۔ مگر میں ان کی گفتگو کو بالکل نہ سمجھ سکا۔ اس کے بعد سب نے اجازت لی اور رخصت ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد جب ہم ترمذ سے واپس آئے تو میں نے حضرت محمد بن علی علیہ الرحمتہ سے دریافت کیا کہ حضور! وہ کونسا مقام تھا اور وہ تخت پر جو تشریف فرما تھے کون تھے؟ فرمایا! وہ مقام تیہ بنی اسرائیل تھا اور وہ بزرگ قطب مدار تھے میں نے عرض کی حضور اتنی سی مدت میں ترمذ سے بنی اسرائیل کے جنگل میں ہم کیونکر پہنچ گئے۔ فرمایا! ابوبکر تجھے پہنچنے سے کام تھا پوچھنے سے غرض نہیں ہونی چاہئے۔

محترم سامعین کرام! دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ آن کی ان میں کہاں سے کہاں تک تشریف لے جاتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی اولیاء کرام کو یہ طاقت عطا فرمائی ہے تو انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم السلام کی قوت اور طاقت کا انکار سراسر حماقت اور گمراہی ہے۔ پھر سید الانبیاء شہنشاہ ہر دوسرا شافع روز جزا حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی عظمت کا انکار تو بے دینی ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین وملت مولنا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دارِ مع اللہ لی ہے
نہ کیونکر کہوں یا حبیبی اغثنی

اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
خدا نے کیا تجھ کو آگاہ سب سے
دو عالم میں جو کچھ خفی و جلی ہے

☆ بعض لوگوں کی نا سمجھی

نیز بعض حضرات بھنگی چرسی اور غیر شرع حرکات کے مرتکب حضرات کی مثالیں دے کر عظمت ولائیت کا انکار کرتے ہیں جو کہ ان کی زیادتی ہے وگرنہ نا سمجھی تو ضرور ہے۔ اہل سنت و جماعت کے نزدیک ولی اللہ شریعت مطہرہ کا پابند ہوتا ہے۔ بے نماز اور غیر شرع حرکات کا مرتکب ولی اللہ نہیں ہوتا۔

☆ قبلہ کی طرف منہ کر کے کلی کرنے والا

داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ نے اپنی تصنیف لطیف کشف المحجوب شریف صفحہ ۳۹۶ پر تحریر فرمایا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا ولی کون ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا! الولیھو الصابر تحت الامر والنھی ولی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر ونہی پر صبر کرے۔ اس لئے کہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی جتنی دوستی ہوگی۔ اس کے حکم کی عظمت بھی اتنی ہی زیادہ اور اس کی نہی اور مخالفت سے اس کا جسم اتنا ہی دور ہو گا۔

داتا صاحب علیہ الرحمتہ ہی نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے ایک حکایت ہے۔ فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا کہ فلاں شہر میں اللہ کے ولیوں میں سے ایک ولی ہے میں اٹھا اور ان کی زیارت کا قصد کر کے چلا۔ جب اس کی مسجد میں پہنچا وہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد میں آ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے مسجد میں کلی کر دی۔ میں اسی وقت وہاں سے پلٹ آیا اور میں نے کہا کہ ولی کو چاہئے کہ احکام شریعت کا پابند ہوتا کہ اس پر حق تعالیٰ نظر رحمت فرمائے۔ اگر یہ شخص ولی ہوتا تو مسجد میں قبلہ رو

ہوکر کلی نہ کرتا۔

حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی شب میں نے حضور پرنور سید یوم النشور ﷺ کے جمال جہاں آرا سے مشرف ہوا تو دیکھا حضور پرنور ﷺ فرمارہے ہیں۔ بایزید تم نے وہ کیا کام کیا۔ جس کی برکت سے تم اس درجہ پر پہنچے تو دوسرے روز میں اس درجہ پر پہنچ گیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ یعنی ولائیت کے اعلیٰ درجات پر فائز ہو جانا۔ محترم سامعین کرام! دیکھا شریعت مطہرہ اور اس کی عظمت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نظر رحمت فرماتا ہے اور ولائیت کے اعلیٰ درجات پر فائز فرمادیتا ہے۔ مولنا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

کار شیطاں میکند نامش ولی
گر ولی ایں است لعنت بر ولی

☆ مسجد میں داخل ہونے کے آداب

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ ہی کشف المحجوب شریف صفحہ ۳۹۷ میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں بایاں قدم رکھ کر داخل ہوا۔ آپ نے فرمایا واپس جاؤ اور مسجد میں دایاں قدم رکھ کر داخل ہو۔ اس لئے کہ جو دوست کے گھر میں آنے کے قاعدہ کو نہیں جانتا وہ ہمارے کام کا آدمی نہیں۔

عالی مرتبت سامعین کرام! اولیاء اللہ ہر اس چیز کو پسند فرماتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب ﷺ کو پسند ہو اور اس چیز سے نفرت کرتے ہیں جو اللہ اور اس کے کریم محبوب ﷺ کو ناپسند ہو۔ اللہ کریم ہم سب کی حاضری کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ یٰسین ﷺ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریا ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	عطائے محبوب ﷺ	☆	آمد محبوب ﷺ
☆	تبسم محبوب ﷺ	☆	رفعت محبوب ﷺ
☆	آداب محبوب ﷺ	☆	عشق صدیق رضی اللہ عنہ
☆	کلام محبوب ﷺ	☆	عشق بلال رضی اللہ عنہ
☆	اخلاق محبوب ﷺ	☆	عشق اویس رضی اللہ عنہ
☆	یاد محبوب ﷺ	☆	عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
☆	محبوب کائنات ﷺ	☆	عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
☆	گیسوئے محبوب ﷺ	☆	میرا محبوب ﷺ کتنا حسین ہے
☆	در محبوب ﷺ	☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام عشق
☆	کمالات محبوب ﷺ	☆	افتئو منون ببعض الکتاب
☆	حیات محبوب ﷺ	☆	علم ابن الکتاب عشق ام الکتاب
☆	صورت محبوب ﷺ	☆	بکھری زلفیں پریشان چہرہ
☆	سیرت محبوب ﷺ	☆	فان امنوا بمثل ما امنتم به
☆	فرمان محبوب ﷺ	☆	مالک دو جہاں ﷺ
☆	معجزات محبوب ﷺ	☆	تعلیمات محبوب ﷺ
☆	بزم محبوب ﷺ	☆	فرمودات محبوب ﷺ
☆	محبت اور محبوب ﷺ	☆	معجزات انبیاء و کرامات اولیاء
☆	عکس حسن محبوب ﷺ	☆	در قرآن نعت محبوب ﷺ
☆	تعظیم و توقیر محبوب ﷺ	☆	شادی کی شرعی حیثیت
☆	اوصاف محبوب ﷺ	☆	پردہ کی شرعی حیثیت
☆	ذکر محبوب ﷺ	☆	ایصال و ثواب کی شرعی حیثیت

پیام محبت	☆	حدیث کی روشنی میں	
وہ مصور کیسا ہوگا؟	☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆
اہل دل	☆	نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں امن و	☆
صحیفہ عشق	☆	سکوں ہے	
عقل و عشق	☆	جنت کے مالک	☆
عشق اور اہل عشق	☆	جہنم کا ایندھن	☆
ذوق زماں	☆	قلب سلیم	☆
خیال زماں	☆	آداب محبت	☆
باب عشق	☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆
داستان عشق	☆	اسلاف کا شوق علم	☆
شمع اور پروانے	☆	اسلاف کا اخلاق	☆
فضائل و مسائل نماز	☆	اسلاف کا عشق	☆
نماز کے طبی فوائد	☆	حقیقت عظمت	☆
نماز کے روحانی فوائد	☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆
فضائل قرآن مجید	☆	حقیقت انساں	☆
سوز محبت	☆	عشق کی باتیں	☆
اعزاز محبت	☆	دیوان عشق	☆
حقیقی محبت	☆	بخشش کے بہانے	☆
حلاوت ایمان	☆	عاشقانہ تقریریں	☆
حقیقت ایمان	☆	عالمانہ تقریریں	☆
دعوت فکر	☆	درس محبت	☆

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المومنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	جھکی ہے کہاں کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لومیرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسیں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسیں تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسیں کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن